سوال

(81)باب تعمیر المساجد کی وضاحت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

باب تعمیر المساجد کی وضاحت

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

درصورت مسئولہ مختصر تریہ ہے کہ برابر ہے عمریا بکر تعمیر مسجد کرے یازاہد، بہرصورت مسجد عندالشرح ہرگزدرست نہیں، کیوں کہ اس زمین کا حصص مالک خالد ہے، بغیر اجازت اس کے ہرگز مسجد تعمیر نہیں ہوسکتی۔

اگر تعمیر کرادیں گے تو مغصوبہ ٹھرے گی اور مغصوبہ کو بموجب روایت فقہ ''ویجب..... فی مکان غصبہ،، الخ کذافی کنزالدقائق وغیرہ من کتب الفقہ والدرالمختار

زیدوغیرہ واپس کریں توفبہا ورنہ خالد اس تعمیر شدہ مسجد کے انہدام کرنے کا مجاز رکھتا ہے، اوراس بارہ میں خالد پر کسی قسم کا اختلاف نہیں آتا کہ اس نے مسجد کو مسمار کرڈالا، کیونکہ یہ تعمیر شدہ مسجد، مسجد ہی نہیں ہے کیوں کہ اللہ مسجد غصب کی ہوئی جگہ پر عندالشرع حرام اور خبیث ہی تعمیر ہوئی ہے اوراللہ تعالیٰ عزوجل حرام کو متوجہ نہیں کرتا، طیب کو قبول کرتا ہے ''من أخذ شبراً من الارض ظلما، فإنہ یطوقہ یوم القیامة سبع أرضین،، (رواہ البخاری-کتاب بدء الخلق باب ماجاء فی سبع ارضین 3/74، کتاب المظالم باب اثم من ظلم شیئا من الارض 2 100) عبدالسلام مبارکپوری

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 184

محدث فتویٰ